خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو میں اس موقع پر خلوصِ دل کے ساتھ اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے آج کی اس تقریب کو منعقد کیا اور مجھے حاضرین سے خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض خاص قسم کے مسائل کو بڑے تسلسل سے اس دور کے اہم ترین مسائل کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔مثال کے طور پر بعض لوگ گلوبل وارمنگ اور موسمی تبدیلیوں کے خطرات پر زور دے رہے ہیں۔بعض ایسے بھی ہیں جو خاص قسم کے تنازعات کے بڑھ جانے اور دنیا کے نازک حالات کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ اگر ہم اس صورتحال کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ آج کے زمانہ میں دنیا کا امن اور تحفظ سب سے سنگین مسئلہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا دن بدن غیر مستحکم اور خطرناک صورتحال کا شکار ہوتی جارہی ہے اور اس کی کئی ممکنہ وجوہات ہیں۔مثلاً اقتصادی بحران اور عدم استحکام جس نے دنیا کے بیشتر حصوں کو متاثر کیا ہے اس کی ایک بڑی وجہ ہوسکتا ہے۔ ایک اور ممکنہ بنیادی وجہ بعض دنیاوی رہنماؤں کی طرف سے اپنے لوگوں اور دوسروں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک ہے۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بعض دینی رہنما اپنے ذاتی مفادات کو وسیع تر قومی مفاد پر ترجیح دے رہے ہیں اور خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کررہے۔پھر عالمی تعلقات کے لحاظ سے ان تنازعات کی ایک بڑی وجہ امیر اور غریب ملکوں کے درمیان پائے جانے والا فرق بھی ہوسکتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بڑی طاقتیں اکثر غریب ملکوں کے قدرتی وسائل سے ان کو جائز حصہ دیئے بغیر فائدہ اُٹھارہی ہوتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دنیا میں بدامنی کی وجوہات کی ایک لمبی فہرست بن سکتی ہے جن میں سے میں نے چند ایک بیان کی ہیں۔ جو بھی وجہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور کا سب سے خطرناک مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے۔ یہ سن کر آپ میں سے اکثر یہ کہیں گے کہ یہ تو مسلمان ممالک ہی ہیں جہاں سب سے زیادہ عدم استحکام ہے اور امّتِ مسلمہ میں فساد ہی دنیا میں بدامنی کی اصل وجہ ہے۔ چونکہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت یعنی جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کا سربراہ ہوں اس لئے آپ شاید خیال کرتے ہوں کہ میں بھی اس کا کچھ نہ کچھ ذمہ دار ہوں۔ آپ شاید یہ بھی یقین رکھتے ہوں کہ شدت پسند گروہوں کی پیداوار اور دہشت گردی میں اضافہ دراصل اسلامی تعلیمات سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے۔تاہم اسلام کو اس نفرت اور شدت پسندی کے ساتھ جوڑنا سراسر خلافِ انصاف ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مذاہب کی تاریخ کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ جب ہم مذاہب کی تاریخ پر معروضی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر مذہب کے پیروکار وقت کے ساتھ ساتھ اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئے جو ان کو اندرونی تقسیم اور باہمی تنازعات کی طرف لے گئی۔لوگ قتل کئے گئے اور بڑے بڑے مظالم ڈھائے گئے۔اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے مَیں کھلے دل سے تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمان بھی وقت کے ساتھ ساتھ اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئے جس کی وجہ سے مایوسیت اور دشمنیاں پیدا ہوگئیں جو کہ پھر فرقہ واریت، قتل و غارت اور عدم انصاف کا موجب بنیں۔تاہم ایک حقیقی مسلمان کے نقطۂ نظر سے آج اسلام کی پست حالت دیکھ کر میرے ایمان میں کوئی کمی نہیں آئی کیونکہ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آہستہ آہستہ اسلام کی تعلیمات بگڑ جائیں گی اور مسلمان اخلاقی پستی کے دَور میں داخل ہوجائیں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ روحانی تاریکی کے اس دَور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلح بطور مسیح موعود و مہدی معہود بھیجا جائے گا جو بنی نوع انسان کی اسلام کی اصل اور پُرامن تعلیمات کی طرف رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ نے ہمیں اسلام کی حقیقی اور پرامن تعلیمات سے روشناس کرایا۔پس ہم احمدی مسلمان ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو آج کے فساد اور بدامنی میں حصہ ڈال رہے ہیں بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں جو دنیا میں امن چاہتے ہیں۔ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا کے زخموں کو مندمل کرنا چاہتے ہیں۔ہم وہ لوگ ہیں جو بنی نوع انسان کو متحد کرنا چاہتے ہیں۔ہم وہ لوگ ہیں جو ہر قسم کی نفرت اور بغض و عناد کو پیار اور محبت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا میں امن کے قیام کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بطور ایک مذہبی رہنما میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک دوسرے پر الزامات لگانے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کے بجائے ہمیں اپنی توجہ دنیا کے حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی طرف مرکوز کرنی چاہئے۔اس ضمن میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی نے ہمیں ایک اہم اصول بتایا ہے۔آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ بنی نوع انسان اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنائے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ انسانیت کی دائمی فلاح کا یہی ایک طریق ہے۔آپ علیہ السلام نے مزید فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود ہر دو لحاظ سے یعنی روحانی اور جسمانی اعتبار سے خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے سے وابستہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات سے ہی حقیقی امن پھوٹتا ہے۔اور یہ چیز قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔یعنی وہ ہر ایک شخص اور ہر قسم کی مخلوق کا آقا اور کفیل اور اس کو پالنے والا ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں ہے بلکہ وہ عیسائیوں کا، یہودیوں کا، ہندوؤں کا، بلکہ تمام لوگوں کا خدا ہے قطع نظر اس کے کہ اُن کا تعلق کس مذہب سے ہے۔خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ پیار اور شفقت عدیم المثال اور نرالی ہے۔وہ رحمان اور رحیم ہے۔وہ امن کا منبع ہے۔ پس جب اسلام کہتا ہے کہ ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی صفات اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے تو ایک سچے مسلمان کے لئے کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا ناممکن ہوجاتا ہے بلکہ ایک سچے مسلمان کا ایمان اس کو انسانیت سے پیار کرنے اور بنی نوع انسان کے ساتھ عزت، تکریم اور ہمدردی سے پیش آنے پر مجبور کردیتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اکثر یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ اگر اسلام امن کا مذہب ہے تو قرآن کریم نے جنگ کرنے کی اجازت کیوں دی؟ لیکن جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اس کی روشنی میں اس اجازت کے اصل سیاق و سباق کو سمجھنا ضروری ہے۔ دیرپا امن کے قیام کی قدرومنزلت بہت زیادہ ہے۔اس لئے بعض مواقع پر دیرپا امن کا قیام یقینی بنانے کی خاطر سزاؤں کی اور انذار کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ صرف اور صرف امن کے قیام کے لئے اور دفاع کے لئے دی گئی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: چنانچہ یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ بعض لوگ یا گروہ قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو فساد اور ظلم سے جوڑتے ہیں۔ اگر ہم قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام ہر قسم کی انتہاپسندی اور خونریزی کا مخالف ہے۔ وقت کی کمی کے باعث یہ تو ممکن نہیں کہ میں تفصیل سے اس پر اظہارِ خیال کروں لیکن پھر بھی بعض اہم اسلامی تعلیمات بیان کروں گا جو بڑے واضح انداز میں ثابت کرتی ہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ ایک بنیادی اعتراض جو اسلام کی تعلیمات پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام انتہاپسندی اور جنگ و جدل کی ترغیب دیتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی صداقت نہیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی سورۂ بقرہ آیت نمبر 191 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ صرف اس صورت میں جائز ہو گی کہ جب دفاع میں کی جائے۔ اسی نکتہ کا قرآنِ کریم کی سورۂ حج آیت 40 میں اعادہ فرمایا گیا ہے جہاں بڑے واضح الفاظ میں بیان ہے کہ جنگ کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی گئی، جن پر حملہ کیا گیا اور جن پر جنگ مسلط کی گئی۔مزید یہ کہ جہاں خدا تعالیٰ نے مسلمان حکومتوں کو جنگ کی اجازت دی وہ صرف مذہب اور عقیدے کی آزادی کے لئے دی ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہاں پہلے ہی مذہبی آزادی قائم ہو وہاں جنگ کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ کسی مسلمان گروپ، ملک اور فرد کو یہ اجازت نہیں ہے کہ کسی ریاست یا اس کے افراد کے خلاف کسی بھی قسم کی جنگ، فساد اور بدامنی میں ملوث ہوں۔ پس سادہ سی بات ہے کہ یورپ اور مغرب میں حکومتیں سیکولر ہیں اور کسی مسلمان کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرے یا حکومت کے خلاف فساد کی راہ اختیار کرے یا حکومت کے خلاف بغاوت کرے یا ہتھیار اٹھائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت قرآنِ کریم کی اصل تعلیمات تو یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ اُسے کسی غیر مسلم ملک میں رہتے ہوئے مذہبی آزادی نہیں ہے تو پھر بھی اسے کسی بھی صورت لاقانونیت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس ملک سے نقل مکانی کرکے کسی ایسے ملک میں چلے جائیں جہاں حالات نسبتاً سازگار ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم میں سورۂ نحل کی آیت 126 میں مسلمان حکومتوں کو تاکید کی گئی ہے کہ اگر کبھی ان پر حملہ کیا جائے تو وہ صرف دفاع کریں اور یہ دفاع اصل حملہ سے مناسبت رکھتا ہو۔ چنانچہ قرآنِ کریم اس معاملہ پر بہت واضح تعلیم دیتا ہے کہ سزا جرم کی نوعیت سے مناسبت رکھتی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

سورۂ انفال کی آیت 62 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے مخالفین غلط نیّت رکھتے ہوں اور تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوں اور پھر اپنا ارادہ تبدیل کرکے تمہیں نقصان پہنچانے سے باز آجائیں اور مفاہمت کی راہ اختیار کریں تو قطع نظر اس کے کہ ان کا ارادہ کیا ہے تمہیں فوری طور پر ان کی بات مان لینی چاہئے اور امن پسند تصفیہ کی طرف بڑھنا چاہئے۔ قرآنِ کریم کا یہ اصول بین الاقوامی سطح پر امن وتحفظ کا ضامن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آج کل ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ جہاں ممالک دوسروں کی طرف سے صرف دشمنی کے اندیشہ کی وجہ سے بہت جارحانہ پالیسیاں اپنا لیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ 'بہتر ہے کہ انہیں تباہ کردیا جائے قبل اس کے کہ وہ ہمیں تباہ کریں'۔ تاہم اسلام حکم دیتا ہے کہ امن کی کسی بھی کوشش کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے۔ چاہے صرف امید کی ہلکی سی کرن ہو تب بھی اسے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

سورۂ مائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل و انصاف نہ کرو۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ خواہ کیسے ہی نامساعد حالات ہوں، ہر حال میں انصاف کے اصولوں پر عمل پیرا رہو۔ چنانچہ جنگی حالات میں بھی عدل و انصاف انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور جب جنگ ختم ہو تو ضروری ہے کہ فتح حاصل کرنے والا فریق انصاف پر قائم رہے۔

تاہم آج کل ہم ایسے اعلیٰ اخلاق اور اقدار نہیں دیکھتے۔ بلکہ جب جنگ ختم ہوتی ہے تو ممالک مزید پابندیاں اور قیود لگا کر ان شکست خوردہ قوموں کی ترقی کی راہیں محدود کردیتے ہیں اور ان کو حقیقی آزادی حاصل کرنے سے محروم رکھتے ہیں۔ ایسی پالیسیاں عالمی تعلقات کو نقصان پہنچا رہی ہیں اور ان کا منفی اثر پڑ رہا ہے اور یہ صرف بے چینی ہی بڑھا سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

سچ تو یہ ہے کہ جب تک معاشرے کی ہر سطح پر انصاف قائم نہیں ہوجاتا دیرپا امن ہرگز حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام کی ایک اور اہم تعلیم جو کہ قرآنِ کریم میں سورۂ انفال کی آیت 68 میں بیان ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی حالت کے علاوہ قیدی بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ جو انتہا پسند اور دہشتگرد گروہ بلاوجہ قیدی بنا رہے ہیں وہ اسلامی تعلیم کے سراسر مخالف عمل کررہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ نہ صرف قیدی بنا رہے ہیں بلکہ ان پر انتہائی سفّاکانہ ظلم بھی کررہے ہیں۔ جو یہ دہشتگرد گروپ کرتے پھر رہے ہیں ان کی صرف شدید ترین الفاظ میں مذمّت ہی کی جاسکتی ہے۔

دوسری طرف قرآنِ کریم نصیحت کرتا ہے کہ ایسی صورت میں جب جائز طور پر قیدیوں کو رکھا گیا ہو تو بہتر ہے کہ جہاں ممکن ہو ان پر احسان کرتے ہوئے انہیں رہا کردیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

امن کے قیام کے لئے ایک سنہرا اصول قرآنِ کریم کی سورۂ حجرات کی آیت 10 میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جب قوموں یا گروہوں میں تنازعہ کھڑا ہوجائے تو ثالثی کے لئے کسی کو درمیان میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے اور معاملہ کا پُرامن تصفیہ کرانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ معاہدہ طے پاجانے کی صورت میں اگر ایک فریق ناانصافی سے دوسرے فریق کو دبانے کی کوشش کرے اور طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو ایسی صورت میں دیگر قوموں کو متحد ہوکر ظالم کا ہاتھ روکنا چاہئے اور ضرورت ہو تو اس کے لئے طاقت کا استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم جب ظالم ملک اپنا ارادہ ترک کردے تو پھر اسے رسوا نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس پر ناجائز پابندیاں لگانی چاہئیں۔ بلکہ اسے آزاد قوم اور آزاد معاشرے کے طور پر آگے بڑھنے کا موقع دینا چاہئے۔ آج کی دنیا میں یہ اصول بڑی اہمیت رکھتا ہے اور خاص طور پر بڑی طاقتوں اور اقوامِ متحدہ جیسے بین الاقوامی اداروں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ وہ اس پر عمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک بہت ہی اہم اصول قرآنِ کریم کی سورۂ حج آیت 41 میں بیان ہے جو عالمی سطح پر مذہبی آزادی کی یقین دہانی کراتا ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر جنگ کی اجازت نہ دی جاتی تو مساجد کے علاوہ گرجے، کلیسا، مندر اور تمام مذاہب کی عبادتگاہیں بھی انتہائی خطرے میں ہوتیں۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ نے طاقت کے استعمال کی اجازت دی وہ صرف اسلام کی حفاظت کی خاطر نہیں دی بلکہ مذہب کی حفاظت کے لئے عطا فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

سچ تو یہ ہے کہ اسلام تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی آزادی اور حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔ اسلام ہر فرد کے اس حق کی پاسداری کرتا ہے کہ وہ جو چاہے مسلک یا مذہب اختیار کرے۔

میں نے آپ کے سامنے قرآنِ کریم کے صرف چند نکات بیان کئے ہیں جو معاشرے کی ہر سطح اور دنیا کے ہر حصہ میں اتحاد کو فروغ دینے کا ذریعہ ہیں۔ یہ امن کی وہ سنہری کلیدیں ہیں جو قرآنِ کریم نے دنیا کے افراد کو سونپی ہیں۔ یہ وہ تعلیمات ہیں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حقیقی طور پر عمل کرکے دکھایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ دنیا کو امن وتحفظ کی اشد ضرورت ہے۔ یہ ہمارے وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے اور فوری توجہ چاہتا ہے۔ تمام قومیں اور تمام ممالک کو وسیع تر مفاد کی خاطر لازماً متحد ہونا ہوگا اور ہر قسم کے ظلم، جبر اور ناانصافی کے خلاف اپنی کوششوں میں یکجا ہونا ہوگا۔ چاہے یہ ظلم مذہب کے نام پر ہوں یا کسی اور بنیاد پر ڈھائے جارہے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ ہمیں تمام قوموں سے مخلص ہونا ہوگا اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کرنا ہوگی تاکہ ہر ایک ملک ترقی کرسکے اور اپنی صلاحیت جان سکے۔ جو دشمنیاں اور عناد ہم دیکھ رہے ہیں یہ دولت کی اندھی ہوس کے باعث ہے۔ اس بارے میں قرآنِ کریم ایک سنہرا اصول پیش فرماتا ہے کہ دوسرے کی دولت پر لالچی نظر نہیں رکھنی چاہئے۔ اس تعلیم پر عمل کرکے ہم دنیا میں امن کو فروغ دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

معاشرے کی ہر سطح پر انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں تاکہ ہر فرد بلاتفریق مذہب اور رنگ ونسل کے اپنے پاؤں پر عزتِ نفس اور وقار کے ساتھ کھڑا ہوسکے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک غریب اور ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ بات انتہائی توجہ طلب ہے کہ یہ ممالک انصاف پر قائم رہیں اور ان قوموں کی مدد کریں نہ کہ اپنے ملکی مفادات اور منافع حاصل کرنے کے لئے ان غریب اور ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل اور سستی مزدوری کا فائدہ اٹھائیں۔ وہ منافع جو وہ ان ممالک سے حاصل کررہے ہیں اس کا اکثر حصہ انہی ممالک میں لگانا چاہئے اور اس دولت کو مقامی افراد کی بہبود اور ترقی کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ اگر ترقی یافتہ ممالک اس جہت پر کام کریں گے تو اس کا نہ صرف غریب ممالک کو فائدہ ہوگا بلکہ مشترکہ طور پر بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اس سے یقین اور خوداعتمادی بڑھے گی اور جو بے چینیاں پیدا ہورہی ہیں وہ زائل ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اس سے یہ تأثر بھی زائل ہوگا کہ دولتمند قومیں صرف اپنا فائدہ دیکھتی ہیں اور ناجائز طور پر غریب اور کمزور ممالک کے وسائل استعمال کرنے کے درپے ہیں۔ مزید یہ کہ اس سے مقامی معیشت بہتر ہوگی جو کہ دنیا کی معیشت اور مالی حالت کی بہتری پر منتج ہوگی۔ خاص طور پر اس سے ایک عالمی برادری، محبت اور انسانیت کا تصور قائم ہوگا۔ اور ان سب فوائد سے بڑھ کر یہ دنیا میں سچے امن کی بنیادیں استوار کرے گی۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو دنیاوی امن کی موجودہ حالت ایک تباہ کن عالمی جنگ کا باعث بنے گی جس کے اثرات آنے والی نسلوں تک جائیں گے اور اس کے لئے ہماری نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی۔

ان الفاظ کے ساتھ مَیں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ اللہ کرے کہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔

آپ سب کا بہت شکریہ۔